(19)

اللہ تعالیٰ یوں تو ہر وقت دعائیں سنتا ہے لیکن بعض بابرکت ایام کا قبولیتِ دعا سے خاص تعلق ہوتا ہے

(فرمودہ 11 مئی 1956ء بمقام مری)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''دنیا میں اکثر چیزیں ایسی ہیں کہ ایک حد تک بے موسم بھی مل جاتی ہیں اور پھر موسم میں بھی ملتی ہیں لیکن فرق یہ ہوتا ہے کہ جب ان کا موسم ہوتا ہے تو چیز اچھی ہوتی ہے، وہ زیادہ لطیف بھی ہوتی ہے، اس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور پھر سَستی بھی ہوتی ہے لیکن جب بے موسم تلاش کی جائے تو چیز بھی خراب ملتی ہے اور پیسے بھی زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ مثلاً آم ہیں۔ ہمارے ملک کے لحاظ سے ان کا اصل موسم جون جولائی ہے لیکن لاہور وغیرہ میں مارچ کے مہینہ میں بھی روپے کے دو دو آم مِل جاتے ہیں لیکن چکھو تو کچھ کھٹے ہوں گے اور کچھ پھیکے۔ یہی حال اَور چیزوں کا ہے۔

مجھے یاد ہے بچپن میں جب ہم حضرت خلیفہ اول سے پڑھتے تھے تو جہاں آپ کا مطب ہوا کرتا تھا اُس کے پاس ہی امام دین ماٹا جو ایک غریب آدمی تھا پھل وغیرہ لے کر

بیٹھ جاتا اور حضرت خلیفہ اول کے پاس جو لوگ علاج کرانے کے لیے آتے وہ اس کی امداد کے خیال سے خرید لیتے۔ چونکہ عام طور پر خربوزے زیادہ سَستے ہوتے ہیں اس لیے وہ وہی لے کر بیٹھ جاتا تھا۔ بیچنے والوں نے عام طور پر کچھ قافیہ دار فقرات تجویز کیے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ بلند آواز سے اُن کو دہراتے رہتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جب ابھی خربوزوں کا موسم نہیں آتا تھا تو وہ کہا کرتا تھا ''لے لو خربوزے مشری دے کوزے''۔اس طرح وہ لوگوں کو رغبت دلاتا تھا کہ شاید اِس طرح وہ اُس سے خربوزے خریدنے لگ جائیں۔مگر جب موسم ابھی شروع نہیں ہوتا تھا تو وہ آٹھ آنے وَٹّـــی خربوزے دیا کرتا تھا اور وہ بھی پھیکے سے ہوتے تھے اور جب موسم شروع ہو جاتا تو دو آنے وَٹّی ایک آنہ وَٹّی بلکہ دو پیسے وٹّی بھی خربوزے مِل جاتے تھے۔تو چیز وہی ہوتی ہے لیکن موسم میں آ کر چیز مِل بھی جاتی ہے اور سَستی بھی ملتی ہے۔

یہی حال دینی چیزوں کا ہے۔مثلاً دعا ہے اللہ تعالیٰ سمیع وخبیر ہے اور وہ دعائیں سنتا ہی رہتا ہے۔مگر کوئی کوئی وقت ایسے بھی آتے ہیں جب وہ زیادہ دعائیں سنتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہام ہوا

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجیے قبول ہے آج 1

حالانکہ دن بھی خدا کے ہیں اور راتیں بھی خدا کی ہیں اور دعائیں بھی وہ ہمیشہ سنا کرتا ہے مگر اس دن کی خصوصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی اس بات پر تیار ہو گیا کہ بندے اس سے مانگیں اور وہ ان کی دعاؤں کو قبول کرے۔ چنانچہ اُس نے کہا کہ

جو دعا کیجیے قبول ہے آج

یا مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تہجد کے اوقات میں خداتعالیٰ دعائیں زیادہ سنتا ہے 2 اور رمضان کی بھی آپ نے بڑی تعریف فرمائی ہے۔خصوصاً آخری عشرہ کی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے جو دعا بھی مانگی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے 3 اور آج

یہ ساری باتیں جمع ہیں۔ جمعہ کا دن بھی ہے جس میں وہ گھڑی آتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے اسے مل جاتا ہے اور رمضان بھی ہے اور پھر آخری عشرہ بھی ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ کیا دوسرے دنوں میں وہ نہیں سنتا؟ ہم کہتے ہیں وہ سنتا ہے مگر وہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ 4 بھی ہے۔ جب اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میں جمعہ کے دن اور پھر رمضان کے آخری عشرہ میں دعائیں زیادہ سنوں گا تو کون اس میں روک بن سکتا ہے۔

ہمارا خدا اپنے بندوں کو دیتا ہے اور بہانے بنا بنا کر دیتا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے ایک بڑا گنہگار ہو گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بلائے گا اور کہے گا تیرے کچھ گناہ میں تجھے سناتا ہوں۔ تُو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا۔ میں ہر گناہ کے بدلہ میں تجھے دس دس نیکیاں دیتا ہوں مگر وہ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ ہوں گے بڑے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ نہیں گِنائے گا۔ تب وہ دلیر ہو کر کہے گا کہ الٰہی! میرے بڑے بڑے گناہ تو آپ نے گِنے ہی نہیں۔ میں نے فلاں گناہ بھی کیا ہے، فلاں بھی کیا ہے، فلاں بھی کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا اور فرمائے گا دیکھو! میرا بندہ میرے عفو کو دیکھ کر کتنا دلیر ہو گیا ہے کہ وہ اپنے گناہ آپ گِنانے لگ گیا ہے۔ پھر فرمائے گا جاؤ میں نے اِن گناہوں کے بدلہ میں بھی تجھے یہ یہ نیکیاں دیں۔5

غرض دینے والا جب دینے پر آئے تو بندہ کیوں نہ لے۔ یہ تو اس کے دینے کے راہ ہیں۔ گو ان میں حکمتیں بھی ہیں۔ مثلاً! جمعہ کے دن سارے شہر کے مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور جب مومن خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے جمع ہوں تو خدا تعالیٰ کو یہ بات بڑی پسند آتی ہے کہ اس کے بندے اپنے کام کاج چھوڑ کر اس کے ذکر کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ یوں تو روزانہ ہر نماز میں محلّہ کے مسلمان جمع ہوتے ہیں مگر جمعہ کے دن وہ کہتا ہے کہ سارے شہر کے مسلمان ایک جگہ جمعہ ہوں۔ اور چونکہ سارے مومن ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی جوش میں آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ جس طرح یہ لوگ آج نہا دھو کر آئے ہیں اِسی طرح میں بھی آج انہیں زیادہ انعام دے دیتا ہوں۔ پھر رمضان شروع ہوتا ہے تو وہ رات کو خاص طور پر دعائیں سنتا ہے۔ کہتا ہے سارا دن میرا بندہ بھوکا رہا ہے۔ چلو رات کو

میں اس پر زیادہ انعام کر دوں۔ اِسی طرح آخری عشرہ آتا ہے تو کہتا ہے میرا بندہ بیس دن بھوکا رہا ہے۔ آج میں چاہتا ہوں کہ اس پر زیادہ احسان کروں۔

غرض یہ دن ایسے ہیں جیسے بچپن میں بعض دیہاتی کھلائیاں ہمیں کھلایا کرتی تھیں تو وہ سناتی تھیں کہ ایک دیو تھا۔ اُس کے پاس ایک غریب آدمی پہنچا جس نے اُسے دبانا شروع کر دیا۔ اِس پر وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ''مانگ جو مانگنا ہے۔ اَج میں ٹُھٹّھ پیا ہاں''۔ اس کے معنے تو مجھے معلوم نہیں مگر مفہوم یہ ہے کہ آج میں دینے پر آیا ہوا ہوں اس لیے مانگ جو کچھ مانگنا ہے۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ اس خیالی دیو کی طرح ٹُھٹّھ پیا ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے مجھ سے مانگو کہ میں تمہیں دوں اور تم پر اپنے انعامات نازل کروں۔ پس آج ایسی برکت کا دن ہے کہ مومنوں کو چاہیے کہ وہ اُس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ پھر آج دعا کا بھی وقت مقرر ہے۔ گو بیماری کی وجہ سے میں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتا۔ مگر پھر بھی میں کوشش کروں گا کہ اس موقع سے فائدہ اُٹھاؤں۔ کسی زمانہ میں تو میری یہ حالت تھی کہ دعا کرتے کرتے مغرب کی اذان ہو جاتی اور روزہ بھی وہیں کُھلتا۔ مگر اب تھوڑی دیر بیٹھنے سے ہی کچھ غنودگی سی آنے لگتی ہے اور خیالات کا تسلسل پراگندہ ہو جاتا ہے۔ بہرحال ہم اِس مبارک موقع کو ضائع نہیں ہونے دیں گے اور دوستوں سے مل کر دعائیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل نازل فرمائے اور ہماری دعائیں قبول کر کے احمدیت کو ترقی عطا فرمائے۔ آخر یہ دین ہمارا نہیں بلکہ ہمارے خدا کا ہے۔ قرآن خدا نے نازل کیا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے کھڑا نہیں کیا اور نہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے۔ پس اُس کو اپنے دین اور اپنے رسولؐ اور اپنے کلام کی ہم سے زیادہ غیرت ہونی چاہیے۔ اگر ہمارے دلوں میں اسلام کی بے کسی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مظلومیت کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے تو جس نے انہیں بھیجا ہے اُس کو کیوں درد نہیں ہو گا۔ مگر وہ ہمارا بھی امتحان لینا چاہتا ہے اور خواہش رکھتا ہے کہ ہم کو بھی اس کام میں شریک کرے۔ مائیں بعض دفعہ اپنے بچوں کا دل بڑھانے کے لیے جب میز یا چارپائی اُٹھانے لگتی ہیں تو بچے سے بھی کہتی ہیں کہ تُو بھی ہاتھ بٹا اور وہ اِس پر اپنا ہاتھ

رکھ دیتا ہے۔ اِس پر ماں باپ بڑے خوش ہوتے ہیں اور وہ اُسے خوب شاباش دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تُو نے ہی یہ چیز اُٹھائی ہے۔ اِسی طرح یہ کام خدا کا ہے اور اُسی نے کرنا ہے۔ اگر دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام بلند ہوگا تو خدا کرے گا اور اگر قرآن کریم کی شریعت قائم ہوگی تو خداتعالیٰ قائم کرے گا ہم نے تو صرف ہاتھ رکھنا ہے ورنہ کرنا اُسی نے ہے۔ سو اِس وقت بھی دعا کرو اور عصر کے بعد بھی جب دوست جمع ہوں گے تو اُس وقت بھی ہم اِنْشَاءَ اللّٰہُ دعا کریں گے۔ میں نے اِس وقت بتا دیا ہے کہ آج جمعہ ہے اور جمعہ کا دن بھی مبارک ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اُس میں بندے جو بھی مانگیں انہیں مل جاتا ہے۔ پھر یہ رمضان کا مہینہ ہے اور آخری عشرہ کے ایام ہیں۔ گویا یہ دن ہر قسم کی برکات کا مجموعہ ہے۔ اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے''۔

(الفضل 23 مئی 1956ء)

1: نزول المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 18۔ صفحہ 603۔ نظارت اشاعت ربوہ

2: صحیح مسلم کتاب الصَّلاۃِ باب الترغیب فی الدُّعاء والذِّکر فی آخر اللَّیل والاجابۃ فِیْہ

3: ترمذی ابواب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی تُرْجٰی فی یوم الجمعۃ

4: البروج:17۔ ھود:108

5: صحیح مسلم کتاب الایمان باب ادنٰی اَھْلِ الجنۃِ منزلۃً فِیْھَا میں ''فَلَقَدْ رَاَیْتُ رسول اللّٰہ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ'' کے الفاظ ہیں۔